یوم مئی اور مزدور دن

یکم مئی کا دن ہر سال آتا ہے اور ہر سال اس دن ہمارے سکول، کالجز، سرکاری دفاتر، ادارے، مارکیٹیں اور دکانیں بند ہوتی ہیں اور نعرہ لگایا جاتا ہے کہ یہ محنت کشوں کا دن ہے۔ دہقانوں کا دن ہے معماروں کا دن ہے فنکاروں کا دن ہے اور مزدوروں کا دن ہے تمام مزدور اس دن فیکٹریوں اور ملوں کو بند کر کے جلوس کی شکل میں سڑک پر نکل آتے ہیں۔ پر امن جلوس بھی ہوتے ہیں نعرے بازی اور ہنگامے بھی ہوتے ہیں۔ سرخ جھنڈے لہرا کے قراردادیں پیش کی جاتی ہیں اور اس دن کو منانا مسلمان مزدور بھی اپنا حق سمجھتا ہے۔ لیکن افسوسناک صورتحال یہ ہے کہ اس دن کا مسلمانوں کی ثقافت اور اسلامی روایات سے کوئی تعلق نہیں بلکہ جس طرح دیگر غیر اسلامی دن جیسے بسنت ویلنٹائن ڈے، اپریل فول وغیرہ ہمارے معاشرہ میں رواج پا گئے ہیں اسی طرح یکم مئی کو مزدور دن منانا بھی خالصتاً غیر اسلامی ہے اور حصول حقوق کی آڑ میں معیشت کی تباہی اور مالک و مزدور کے مابین ایک خلیج حائل کرنے کے لئے اسے رواج دیا گیا ہے۔ اسلام میں کوئی خاص دن منانے سے مزدور کے حقوق متعین نہیں ہو جاتے بلکہ اسلام نے مستقل ایک نظام پیش کیا ہے جسے سامنے رکھ کے ہر دور اور ہر معاشرہ میں مالک و مزدور ہر دو کو مساوی حقوق دلائے جا سکتے ہیں۔

یکم مئی کی حقیقت کیا ہے؟ اس کا رشتہ و تعلق کس قوم سے ہے اس کی تاریخ کہاں

سے شروع ہوتی ہے؟ ابھی مختصر طور پر ہم آپ کے سامنے بیان کرتے ہیں جس سے یہ واضح ہو گا کہ ہم کس طرح اسلامی روایات کو چھوڑ کے غیر مسلم رسومات پہ فخر و ناز کر رہے ہیں اور ہمارے خنجر سے ہماری تہذیب کس طرح قتل ہو رہی ہے۔

یکم مئی کی تاریخی حیثیت:

انیسویں صدی کے نصف میں روس میں مزدوروں سے روزانہ انیس بیس گھنٹے کام لیا جاتا تھا اور معاوضہ اتنا بھی نہیں دیا جاتا تھا کہ وہ اور ان کے بیوی بچے دو وقت پیٹ بھر کے اچھا کھانا کھا سکیں۔ وہ ہاتھ جو فصلیں اگاتے تھے ان کے بچے اچھے کھانے کو ترستے تھے وہ ہاتھ جو کھڈیوں اور فیکٹریوں میں ہزاروں اور لاکھوں گز کپڑا بنتے ان کی عورتیں جسم چھپانے کو ترستی تھیں۔ فیکٹری کے کسی حصے میں آگ بھڑک اٹھتی تو کئی مزدور جل کر راکھ ہو جاتے۔ سرمایہ دار یہ کہتے ہوئے نظر انداز کر دیتے کہ" کام کے دوران حادثات ہو سکتے ہیں ٹھیک ہے ایک حادثہ ہو گیا مزدوری کرتے وقت مر کھپ جانا ہی کام کا حصہ ہے۔" انہی مزدوروں کی وجہ سے خام مال تیار شدہ مصنوعات میں تبدیل ہو رہا تھا۔ زردار سرمایہ دار بن رہے تھے اور سرمایہ دار اپنی عیاریوں سے غریب کا خون چوس رہے تھے۔ اوقات کار کا تعین نہ ہونے کے سبب امریکہ میں بھی مزدوروں سے سولہ سولہ گھنٹے کام لیا جانے لگا۔ امریکہ اور روس کی متمدن تہذیب کا یہ حال تھا کہ وہاں ہل چلانے والے بیل کی طرح مزدور کو مشین چلانے والا ترقی یافتہ جانور سمجھا جاتا تھا اور فیکٹریوں میں کام کرنے والے غلام سمجھے جاتے تھے اور فطری بات ہے کہ جس مذہب اور قانون میں ظلم جائز ہو انسان اس سے تنگ آ جاتا ہے۔ یورپ اور روس کے محنت کشوں نے دس گھنٹے کام کرنے کی تحریک کا آغاز کیا۔ لیکن سرمایہ دار اور جاگیردار حکومتیں مزدوروں کی ہر جائز جدوجہد کو خلاف ضابطہ قرار دے کر ہمیشہ کے لئے دبانے کے درپے تھیں۔ چنانچہ اس تحریک

کو پوری قوت اور بے دردی سے کچل دیا گیا۔ پھر دوسری مرتبہ امریکی مزدوروں نے یکم مئی ۱۸۸۶ء میں بے روزگاری اور سرمایہ داروں کے مظالم کے خلاف ہڑتال کا اعلان کیا اس مرتبہ مزدور بپھرے ہوئے تھے۔ اور امریکہ کے صنعتی شہر شکاگو میں فیکٹریاں اور کارخانے بند تھے۔ کالے اور گورے تمام مزدور امریکی قانون پر لعنت بھیج رہے تھے جس میں مزدور کو تحفظ نہیں تھا اور سرمایہ دار کی ہوس پرستیوں کو روکنے کے لئے کوئی لگام بھی نہیں تھی۔ مزدور نعرے لگا رہے تھے۔ "اوقات کار میں کمی کرو اتنی اجرت دو کہ زندہ رہ سکیں۔"

ہڑتال کا آغاز یکم مئی سے ہوا ور جب ۳ مئی کو بھی ہڑتال رہی تو پولیس نے سرمایہ داروں کے حکم سے ہڑتال کرنے والے مزدوروں پر فائر کھول دیا۔ کئی مزدور ہلاک ہو گئے۔ ۴ مئی کو محنت کشوں نے ہلاک ہونے والوں کے سوگ میں ایک اور جلوس نکالا۔ مزدوروں کی ایک بڑی تعداد شکاگو مارکیٹ کے چوراہے میں جمع ہو گئی۔ اس مرتبہ پولیس اور فوج نے مل کر حملہ کیا سڑکیں اور دیواریں مزدوروں کے خون سے سرخ ہو گئیں۔ اپنے مطالبات منوانے کے لئے جو انہوں نے سفید پرچم اٹھا رکھے تھے سرخ ہو گئے۔ بعض نے اپنی قمیصیں پھاڑ کے اپنے بھائیوں کے سرخ خون سے رنگ کے پرچم بنا لئے اپنے حقوق کے حصول کے لئے انہوں نے جو صدا بلند کی تھی اس کے جرم میں نہ صرف ان کو گولیوں کا نشانہ بننا پڑا بلکہ وہ تختہ دار پر بھی کھینچے گئے۔ مزدور تحریک کی قیادت کرنے والے مزدور راہنماؤں کو گرفتار کر لیا گیا۔ جن کے نام تھے...... اینجنل، منشر، اسپائیز اور پیرسنز۔ ان سب کو بے دردی سے سولی پر چڑھا دیا گیا۔

آج دنیا کے مختلف ممالک میں اس واقعہ کی یاد میں یہ دن منایا جاتا ہے جس کا آغاز ۱۸۸۶ء میں امریکہ کے شہر شکاگو سے ہوا اس سے قبل اس کا وجود نہیں تھا۔ اس

دن نے امریکی دہشت گردی اور ظلم کے نتیجہ میں جنم لیا جس کا اسلامی روایات سے کوئی تعلق نہیں۔ اس لئے کہ اسلام کسی پر ظلم کرنا جائز نہیں سمجھتا بلکہ اسلام تو ہر ایک کو اس کے حقوق دیتا ہے اور اسلامی تاریخ نے کبھی کوئی ایسا ظلم کا اجتماعی نظارہ پیش نہیں کیا ہے۔

قارئین کرام! مذکورہ واقعہ سے ہمیں یکم مئی کے ہنگامہ کی وجوہات یوں نظر آتی ہیں۔

۱۔ امریکی اور روسی مزدوروں کے لئے کام کرنے کا مناسب وقت متعین نہیں تھا۔

۲۔ مزدور کے معاشی حالات کے مطابق مناسب اجرت نہیں تھی۔

۳۔ ان سے اس قدر کام لینے کی کوشش کی جاتی جس کی وہ طاقت نہیں رکھتے تھے۔

۴۔ معاشرتی مساوات کے برعکس آقائی تصور قائم تھا۔

۵۔ مزدور کی عزت نفس کو پامال کیا جاتا تھا۔

۶۔ امریکی معاشرت میں اعلیٰ کو ادنیٰ پر ظلم کا اختیار تھا۔

یہ تمام وجوہات ظلم و ناانصافی کے گندے وجود سے جنم لیتی ہیں جن سے امریکی اور روسی معاشرہ متعفن تھا اور اس نے انصاف کی آنکھوں پہ روایتی پٹی باندھ رکھی تھی۔ آج مسلمان بھی اس دن کو مناتے ہیں جبکہ اسلام قطعی طور پر ان ظالمانہ کاروائیوں سے پاک ہے جن سے امریکی معاشرت مرکب تھی اور اب قبل اس کے کہ مذکورہ وجوہات کو سامنے رکھتے ہوئے اسلامی نقطہ نظر کو بیان کیا جائے۔ پہلے یکم مئی کے دن لاعلمی اور جہالت کی وجہ سے بعض سرزد ہونے والے امور کی جانب نشاندہی کی جاتی ہے۔ آج مسلم ممالک میں یکم مئی کو شکاگو میں ہلاک ہونے والے غیر مسلم مزدوروں کو شہداء کے روپ میں پیش کیا جاتا ہے۔ شہید مزدور کہہ کے ان کو خراج عقیدت پیش کیا جاتا ہے۔ ان بھولے لوگوں کو اتنا بھی پتہ نہیں کہ غیر مسلم کو شہداء کے روپ میں پیش کرنا اسلامی تعلیمات اور اصلاحات کا مذاق ہے۔ شہید کی عظمت اور مقام و مرتبہ بہت بلند ہے۔

غیر مسلم کا تصور و خیال بھی ان بلندیوں کو نہیں چھو سکتا جہاں شہید کا گزر ہے۔ کیا مسلمان مزدور لیڈروں اور عوام کو اتنا بھی علم نہیں کہ شہادت کے بلند مقام پر فائز ہونے کے لئے پہلے مسلمان ہونا ضروری ہے۔ جبکہ امریکہ میں ہلاک ہونے والے غیر مسلم تھے اور ان کے نام بھی غیر اسلامی ہیں۔ جیسے اسپائیز اور پیرسنز وغیرہ۔ اس لئے سوشلزم اور اشتراکیت کے علمبرداروں کے اس مقرر کردہ دن منانے والوں کو جان لینا چاہئے کہ ایک تو یہ دن ویسے ہی غیر اسلامی ہے۔ دوسرا اس میں اسلامی تعلیمات کا مذاق اڑایا جاتا ہے اور پھر اس میں ہم امریکی مزدور لیڈروں کے اشاروں پہ ناچ کر اسلامی تعلیمات سے روگردانی کرتے ہوئے امریکی کلچر کو فروغ دے رہے ہیں اور جس طرح اپریل فول، ویلنٹائن ڈے، بسنت، ہیپی نیو ایئر وغیرہ منانا تشبہ بالنصاری ہے اسی طرح یکم مئی کو مزدور دن منانا اور غیر مسلموں کو خراج عقیدت پیش کرنا بھی ﴿ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ ﴾ کے زمرہ میں آتا ہے اور مسلمان کو تو کوئی ایسا مزدور دن منانے کی ضرورت ہی نہیں ہے کہ اسلام نے مزدور اور مالک کے تمام حقوق متعین کر دیئے ہیں۔ جن پر عمل کیا جائے تو معیشت اور معاشرت دونوں میں جائز ضروریات حل ہو جاتی ہیں۔ اب ہم انہی وجوہات کو اسلام کے سامنے رکھتے ہوئے ایک جائزہ لیتے ہیں جن کی وجہ سے یوم مئی نے جنم لیا۔

سرمایہ دار اور مزدور کے مابین جھگڑے کی وجوہات کو اگر تلاش کیا جائے تو ایک طویل فہرست تیار کی جا سکتی ہے لیکن یہ تمام وجوہ اور ان سے پیدا شدہ اثرات صرف ایک ہی وجہ پر مبنی ہیں اور وہ ہے خیر خواہی کے جذبہ سے عاری اور خود غرضی سے لبریز ذہنیت جو سرمایہ دار اور مزدور دونوں میں موجود ہے۔ سرمایہ دار چاہتا ہے کہ مزدور سے کام زیادہ لے اور اپنا زیادہ نفع یقینی بنائے جبکہ مزدور چاہتا ہے کہ کام چوری کرے کارخانہ کی پیداوار نہ ہو مگر اسے اجرت زیادہ سے زیادہ یقینی طور پر ملے۔ یہی وہ

خود غرضانہ ذہنیت ہے جس نے سرمایہ دار کو ظالمانہ استحصال پر لگا دیا ہے اور مزدور کو بغاوت پر ابھار دیا ہے اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ مالک خود کو برتر اور فریق ثانی کو کمتر سمجھتا ہے۔ یہی تصور اسے فریق ثانی پر زیادتیوں میں دلیر بنا دیتا ہے۔ اسلام نے اس برتری کے تصور پر کاری ضرب لگائی اور مزدور کے یوں حقوق مقرر کر دیے فرمایا:

((إِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ))

[صحیح بخاری کتاب الایمان]

”تمہارے مزدور یا ملازم تمہارے بھائی ہیں۔ پس اللہ نے تم میں سے جس کے ماتحت اس کے کسی بھائی کو کیا ہے تو وہ اس کو ویسا ہی کھلائے جیسا وہ خود کھاتا ہے اور اسی سے اس کو پہنائے جس سے خود لباس پہنتا ہے اور اس کو وہ کام کرنے کا نہ کہے جسے کرنے کی وہ طاقت نہیں رکھتا اور اگر ایسا کام کرنے کا کہہ دے تو خود بھی اس کا ہاتھ بٹائے۔“

درج بالا حدیث نے بڑے احسن انداز سے مزدور کے حقوق متعین فرما دیے ہیں مثلاً۔

۱: مزدور کے معاشی حالات کے مطابق اجرت:

حدیث میں فرمایا ہے کہ مالک جو کھاتا ہے ویسا ہی مزدور یا ملازم کو کھلائے اور جو پہنتا ہے ویسا ہی اس کو پہنائے۔ ان الفاظ سے مالک اور مزدور کے لئے معاشی زندگی کا ایک اصول مقرر کر دیا گیا ہے کہ نہ تو مالک کو عیاشانہ زندگی اور ہوس پرستی کی اجازت ہے اور نہ مزدور کو اتنا معاوضہ دینے کی کہ وہ بمشکل اپنی زندگی برقرار رکھ سکے۔

یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ مالک اپنی خوراک و پوشاک کو اس سطح تک نیچے لے آئے جس سطح تک وہ مزدور کی خوراک و پوشاک کو بلند کر سکتا ہے۔ مزدور دن جس شاخ سے پھوٹا ہے اس کی تہہ میں یہ بات شامل تھی کہ مزدور کو جینے کے لئے اتنی خوراک دو کہ اس کی روح اور بدن کا رشتہ ہی قائم رہ سکے۔ اسلام نے اس معاشی استحصال کو پاؤں تلے روند دیا ہے۔

۲ مزدور کی طاقت سے بڑھ کر کام لینے کی ممانعت:

حدیث بالا میں ہے کہ مزدور کو وہ کام کرنے کے لئے نہ کہا جائے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا۔ دیکھا جائے تو ان الفاظ سے مزدور کے اوقات کار کا تعین ہوتا ہے۔ مثلاً ایک عام انسان ایک دن ہفتہ یا مہینہ بھر میں کتنا اور کتنے گھنٹے کام کر سکتا ہے جو اس کی صحت پر منفی اثرات مرتب نہ کرے۔ پھر اس کی طاقت کے مطابق کام کرنے میں بیماری کی صورت میں رخصت اور غمی یا خوشی کے موقع پر انسانی مجبوری سب ہی شامل ہیں۔ اگر ایسے موقع پر بھی اس سے کام لیا جائے گا تو اس ضمن میں آئے گا جس کے کرنے کی وہ طاقت نہیں رکھتا۔ اب یکم مئی کی ابتداء کو دیکھئے تو امریکہ کے گندے قانون میں مزدور سے سولہ سولہ گھنٹے کام لیا جا رہا تھا جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا لیکن ظلم سے اسے مجبور کیا جا رہا تھا یہیں سے نفرت کی دیواریں بلند ہونا شروع ہوتی ہیں جبکہ اسلام نے مزدور کی طاقت کے مطابق کام لینے کا اصول وضع کر کے ان دیواروں کو گرا دیا ہے۔

مزدور کی عزت نفس کا خیال:

مزدور کو اچھا کھانا دینے، اچھا کپڑا دینے اور مناسب کام لینے میں اس کی عزت افزائی ہے نیز اس سے بڑھ کر اس کا احترام اور کیا ہو سکتا ہے کہ مزدور کو مزدوری اس کا

پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرنے کا حکم ہے۔

کہ تمہیں اس کی اجرت دیتے وقت اتنی بھی دیر نہ لگے جتنی دیر میں پسینہ خشک ہوتا ہے ادھر وہ کام سے فارغ ہوا ادھر اس کے ہاتھ میں اجرت تھما دو یہ احترام ہے مزدور کا جس کا حکم اسلام نے دیا ہے۔

اعلیٰ و ادنیٰ کے تصور کا خاتمہ:

حدیث میں کہا گیا ہے کہ تمہارے مزدور و ملازم تمہارے بھائی ہیں۔ اس سے آقائی تصور کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ آقا و مالک انسان ہونے کے اعتبار سے برابر کا درجہ رکھتے ہیں۔ صرف برابر نہیں ان سے بھائیوں کا سلوک کرنے کا حکم ہے۔ ذرا سوچئے اسلام میں تو مزدور کو بھائی کہا جا رہا ہے۔ بھائیوں کی طرح ان سے سلوک کا حکم دیا جا رہا ہے۔ جبکہ امریکی نظام میں تو مزدور کو ان کے جائز حقوق سے بھی محروم رکھا گیا تھا۔ سرمایہ دارانہ اور جاگیردارانہ نظام نے اپنے بازو پھیلا رکھے تھے۔

اسلام ان تمام چیزوں سے پاک ہے لہٰذا مزدوروں کے تمام مسائل کا حل اسلام کے اندر ہے۔ اسلام کو ملک کا واحد سپریم لاء تسلیم کیا جائے تو کسی کی حق تلفی نہیں ہوتی۔ جلوس نکالنے جلسے اور ہڑتالیں کرنے اور نعرہ بازی سے مسائل حل نہیں ہوتے بلکہ فساد اور جھگڑا مزید پھیلتا ہے اور نہ ہی سرکاری طور پر چھٹی منانے سے مزدور مسائل حل ہوتے ہیں۔ بلکہ سرکاری طور پر چھٹی کا اعلان کرنا اگر ایک طرف مزدور کو مالک کے گریبان سے کھیلنے اور دونوں میں نفرت پیدا کرنے کے لئے راہ ہموار کرتا ہے تو دوسری جانب اسلام کو چھوڑ کر اشتراکیت اور سوشلزم کی جانب قدم بڑھانے میں بھی معاونت کرتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے نزدیک دوسرے نظام جن کا تعلق امریکی گندگی سے ہے اسلام سے بڑھ کر مزدور کے حقوق کا تحفظ کر سکتے ہیں۔ جبھی تو

ہم نچلی سطح پر ان کا دن منا کے غیر مسلموں کو شہداء کے نام سے پکار رہے ہیں اور سرکاری سطح پر چھٹی کا اعلان کر کے انہیں خراج عقیدت پیش کر رہے ہیں اور مغربی اسلام دشمنوں کا مقصد بھی یہ ہے کہ:

یہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روح محمد ﷺ اس کے بدن سے نکال دو
فکرِ عرب کو دے کر فرنگی تخیلات
اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو

پھر اسلام نے اگر ایک طرف مزدور اور ملازم کے حقوق متعین کئے ہیں تو دوسری جانب مزدور کو اس کی ذمہ داریوں سے بھی آگاہ کر دیا ہے۔ قرآن کے مطابق مزدور میں دو خوبیوں کا ہونا ضروری ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ ﴾ [قصص: ۲۸]
''بہتر مزدور جو تو رکھے وہ طاقتور اور امین ہونا چاہئے۔''

اب یہاں طاقت سے مراد کام کرنے کی صلاحیت ہے۔ دفتری کام ہو یا کوئی بھی جسمانی کام اسے اس کام کی طاقت وصلاحیت ہونی چاہئے اور دوسرا یہ کہ وہ مالک کے مفادات کا امین ہو۔ جو کام بھی اسے سونپا جائے اسے وہ امانت و دیانت سے کرنے والا ہو۔ اسلام نے مزدور کے لئے یہ جو دو صفات متعین کی ہیں، کاروباری اعتبار سے یہ بہتر کارکردگی اور کامیابی کی جان ہیں اگر مزدور اپنے کام کو نیک نیتی سے نہیں کرتا تو ہوسکتا ہے کہ دنیا میں تو وہ مالک کی آنکھوں میں دھول جھونک دے لیکن آخرت میں وہ عنداللہ جواب دہ ہوگا۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

((أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّ كُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ))

[صحیح بخاری کتاب النکاح]

یاد رکھو تم میں سے ہر کوئی نگران و مسئول ہے اور ہر ایک سے اس کی مسئولیت کے بارے میں قیامت کے دن باز پرس ہوگی آج دیکھا جائے تو اسلام سے بڑھ کے مالک و مزدور کے حقوق کا محافظ دنیا کا کوئی قانون نظر نہیں آتا لیکن یہ کیسا احساس کمتری ہے اور رلا دینے والی بدبختی ہے کہ ہمارے اپنے گھر میں تہذیب وثقافت کے یہ لعل و گہر موجود ہیں اور ہم غیروں کے طرز زندگی کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ جو نازیبا حرکات وہ کرتے ہیں ہم اسے فیشن کا نام دے کر قبول کر لیتے ہیں۔